نگارش کا بھی عمدہ سلیقہ رکھتے تھے، ان کے نوک دارقلم سے: ''مرزائی کافرکیوں؟''، ''دوندے جانورکی قربانی''، ''پیرعبدالقادر جیلانیؒ کی نماز'' اور'' قرآن پاک اورشیعہ''(عربی مقالہ) جیسی وقیع کتب معرض وجود میں آئیں۔

علامہ مدنی مرحوم بلند پایہ مدرس اور منتظم بھی تھے۔ ان میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے تھے جوایک منتظم میں ہونے ضروری ہیں۔ انہوں نے اپنے والد گرامی مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی مرحوم کی وفات کے بعد جب جامعہ علوم اثریہ جہلم کی نظامت سنبھالی تو اس ادارے کی تعمیرو ترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت اٹھا نہ رکھی۔ جامعہ علوم اثریہ کی بہتری کیلئے انہوں نے غیرملکی اسفار بھی کئے اور اندرون ملک بھی وہ اس کی ترقی کیلئے کوشاں رہے۔ بلاشبہ مدنی صاحب کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ آج جامعہ علوم اثریہ کا شمار جماعت اہلحدیث کی چند بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ حافظ عبدالغفور مرحوم نے جس خلوص اور خون جگر سے جامعہ علوم اثریہ کی آبیاری کی تھی ان کے صاحبزادوں نے بھی اس کی ترقی میں اپنے شب وروز لگا دیئے۔ علامہ مدنی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر بھی تھے۔ ان کی رائے اور مشوروں کو اہمیت دی جاتی تھی۔ اندرون ملک اور دیارعرب میں ان کا حلقہ اثر بہت وسیع تھا۔ علمائے کرام اورشیوخ عظام سے ان کے تعلقات بہت قریبی تھے۔ ہرکوئی ان سے محبت سے پیش آتا اور یہ محترم بھی دوسروں کی عزت وتکریم میں کھلے دل اور ظرف کا مظاہرہ کرتے۔ اپنے سے بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے محبت اور شفقت ان کی دلآویز شخصیت کا خوبصورت پہلو تھا۔ اپنے اساتذہ کرام اوروالد محترم کے دوستوں سے ہمیشہ خلوص ومحبت سے ملتے۔ ان کی خدمت عالیہ میں تحفے تحائف پیش کر کے خوشی محسوس کرتے۔ افسوس اب جماعت اہلحدیث اس لائق تکریم عالم دین سے محروم ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ موصوف نے دوشادیاں کیں ان سے ان کے 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں اب تلک بقید حیات ہیں۔

کچھ عرصہ سے علامہ مدنی بخار اور دیگر عوارض میں مبتلا تھے۔ آخر 18 فروری کی شام ان کا سفینہ حیات ڈوب گیا۔ اگلے روز 19 فروری کو بعد نماز ظہر ریلوے کی شیشہ گراؤنڈ میں ان کے بھائی حافظ عبدالحمید صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے جن میں دور دراز سے آنے والے علماء کرام اور شیوخ الحدیث بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

بعد نماز عصر جامعہ علوم اثریہ میں دوبارہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ عورتوں کی کثیر تعداد نے بھی شرکت کی۔

بعد ازاں اس عالم دین کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں پیوندخاک بنادیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔

اسلام، نوع انسانی کیلئے پیغام آزادی

اسلام غلامی کی ہراس نوع سے آزادی کا نام ہے جو ارتقائے انسانیت میں رکاوٹ بنتی ہے اوراس کو نیکی اور بھلائی کی راہ سے روکتی ہے۔ یہ آزادی کا پیغام ہے، جبرو استعداد سے اور آمرین مطلق سے، جو انسان کے جان و مال، آبرو، عزت نفس اورخوداعتادی سب کچھ لوٹ لے جاتے ہیں۔ اسلام بتاتا ہے کہ اقتدار کا حقیقی مالک اللہ اور صرف اللہ ہے۔ وہی انسانوں کا فرمانرواہے۔ سارے انسان اس کی پیدائشی رعایا ہیں وہی انسانوں کی تقدیر کا مالک ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ کوئی مصیبت یا تکلیف دور کر سکتا ہے۔ قیامت کے دن اگلے پچھلے سارے انسان اس کے حضور جمع کئے جائیں گے اور وہ ان میں سے ہر ایک کے کارنامہ حیات کا حساب لے گا۔ اسلام یہ تعلیم انسان کو خوف، ظلم، بے انصافی اور دوسرے انسانوں کی لوٹ کھسوٹ سے نجات دلاتی ہے۔

(اسلام اور جدید ذہن کے شبہات، محمد قطب شہید)